Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

بروز اتوار

ربوہ

خطبہ جمعہ نمبر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۵ صفر ۱۳۹۳ھ ۱۱ امان ۱۳۵۲ھش ۱۱ مارچ ۱۹۷۳ء	نمبر ۵۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۰ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کیلئے التزام کیساتھ دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۔ ۱۰ امان ۔ محترم سید داؤد احمد صاحب تاحال راولپنڈی میں خون کا دباؤ بہت بڑھ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ گذشتہ شب یہ اطلاع موصول ہوئی کہ اب نسبتاً افاقہ ہے ۔ الحمد للہ احباب جماعت محترم میر صاحب کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

ایک حافظ قرآن جو علم قرأت و تجوید کے اچھے ماہر ہیں ۔ قرآن مجید پڑھانے کی خدمت بجالا سکتے ہیں ۔ ضرورت مند جماعتیں دفتر ہذا کو لکھیں ۔

ضلع سیالکوٹ کی جماعتیں بطور خاص اس اعلان کی طرف توجہ فرماویں ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

ربوہ ۔ ۱۰ امان ۔ کل بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کے باعث نماز جمعہ کے لئے تشریف نہ لا سکے ۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی ۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جاری فرمودہ تحریک وصیت کی اہمیت واضح فرمائی اور احباب کو توجہ دلائی کہ انہیں وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہو کر یہ ثابت کر دینا چاہیئے کہ انہوں نے فی الحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے تقویٰ کی زندگی بسر کی ہے ۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق وہ حیات اخروی میں بہشتی زندگی کے وارث ہوں گے ۔ اس سلسلے میں آپ نے رسالہ الوصیت کا ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا اور احباب جماعت کو یہ رسالہ زیر مطالعہ رکھنے کی تلقین فرمائی ۔

مَلفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک سائل کامل اور محتاج مطلق کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر گرے رہو !

وہ شخص جو نماز میں خدا کے حضور گریاں رہتا ہے امن و سکون حاصل کر لیتا ہے

"وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے ۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے ۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے ۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی ۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے ۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ۔ ختم کرتے ہیں ۔ اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں ۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا ۔ اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں ۔ نماز میں دعا مانگو ۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو ۔

فاتحہ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں یہ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھول کر ، سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے ۔ اسلئے سورۂ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے ۔ انسان کو واجب ہے کہ وہ ایک سائل کامل اور محتاج مطلق کی صورت بنا دے اور جیسے ایک فقیر اور سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے اسی طرح چاہیئے کہ پوری تضرع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض حال کرے ۔

پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے ، نماز میں لذت کہاں ۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵ و ۱۴۶)

لازمی چندہ جات جلد ادا فرما دیجئے !

احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انہیں تلقین فرماتے ہیں :۔

"انہیں ان لوگوں میں شامل نہیں ہونا چاہیئے جو اللہ کی عطاء یعنی وہ مال جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے ، اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں ۔" (خطبہ جمعہ ۱۴ شہادت ۱۳۵۱ھش (مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۷۲ء))

خدا کے دیئے ہوئے مال کو خدا کی رضا کے حصول کے لئے اس کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے ۔ اور لازمی چندہ جات ۔ چندہ عام ۔ حصہ آمد ۔ چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کے بقایا جات فوراً ادا فرما دیجئے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور آپ کے کاموں میں بے انتہاء برکت دے گا ۔ انشاء اللہ

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

پبلشر :۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر :۔ سید عبد الحی ؛ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :۔ دار الرحمت غربی ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ ماہ احسان ۱۳۵۲ ہش

قرآن عظیم کی انقلاب انگیز تاثیر

اللہ تعالیٰ کے کلام میں جو جذب و کشش اور انقلاب انگیز تاثیر ہوتی ہے وہ کسی انسانی کلام میں نہیں پائی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ سعید الفطرت انسان جن کے اندر حسب صادق پہلے سے موجود ہوتی ہے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ بعض تو کلام الٰہی کو سنتے ہی کوئی دلیل یا نشان طلب کئے بغیر ایمان میں بغیر تبدیل حق کے آمادہ ہو جاتے ہیں اور پھر ان کی دلی قلب ماہیت ہوتی ہے کہ وہ یکسر نئے انسان بن جاتے ہیں۔ کلام الٰہی کی اس عظمت و جلالت شان کا ذکر ابتدائی مسیحیوں کے ایک سرخیل پولوس نے بھی اپنے ایک خط میں کیا ہے۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے:۔

"خدا کا کلام زندہ اور اثر کرنے والا اور دو دھاری تلوار سے بھی زیادہ تیز ہوتا ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے گودے کو جدا کر کے گزر جاتا ہے"

(پولوس کا خط عبرانیوں کے نام باب ۴ آیت ۱۲)

یوں تو خدا تعالیٰ کے سب ہی کلام اولی و اعلیٰ اور سب سے بڑھ کر فصیح و بلیغ کلام الٰہی یعنی قرآن عظیم میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے اور اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے خود قرآن میں دعویٰ کیا ہے اور یہ بھی خاص طور پر اہل کتاب کے بعض علماء نیز زاہدوں اور عابدوں کے متعلق ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۱۰۸)

یعنی جو لوگ عیسائیوں اور یہودیوں میں سے صاحب علم ہیں جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ کرتے ہوئے ٹھوڑیوں پر گر پڑتے ہیں اور کہتے کہ ہمارا خدا تخلف وعدہ سے پاک ہے۔ ایک دن ہمارے خداوند کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا اور روتے ہوئے منہ پر گر پڑتے ہیں اور خدا کا کلام ان میں فروتنی اور عاجزی کو بڑھاتا ہے۔

(۲) وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰۤی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ (المائدۃ آیت ۸۴)

یعنی سب فرقوں میں سے مسلمانوں کی طرف زیادہ تر رغبت کرنے والے عیسائی ہیں کیونکہ ان میں بعض اہل علم اور راہب بھی ہیں جو تکبر نہیں کرتے اور جب خدا کے کلام کو جو اس کے رسول پر نازل ہوا ہے سنتے ہیں تو تو دیکھتا ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ حقانیت کلام الٰہی کو پہچان جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدایا ہم ایمان لائے ہم کو ان لوگوں میں لکھ لے جو تیرے دین کی سچائی کے گواہ ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ جہاں یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید مخالفت کی اور بالخصوص یہودیوں نے دشمنی کے اظہار میں حد کر دی وہاں ان میں ایسے سعید الفطرت اہل علم اور عابد و زاہد بھی خاصی کثیر تعداد میں موجود تھے جن پر قرآن مجید کی آیات کا عجیب اثر ہوا۔ وہ ان کے لئے دو دھاری تلوار سے بھی زیادہ تیز ثابت ہوئیں۔ معجزانہ تاثیر سے معمور و پُر نور یہ کلام الٰہی جان اور روح اور جوڑ جوڑ اور گودے گودے کو جدا کر کے ان میں سے گزر گیا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ خدا کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اپنی ٹھوڑیوں کے بل زمین پر گر پڑے اور وہ اس کے کلام الٰہی ہونے پر ایمان لائے بغیر نہ رہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:۔

لَیْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَ هُمْ یَسْجُدُوْنَ ۝ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَ مَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّكْفَرُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ۝ (آل عمران آیات ۱۱۴ تا ۱۱۶)

سب اہل کتاب برابر نہیں ہیں۔ ان ہی میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہے جو اپنے عہد پر قائم ہے وہ رات کے اوقات میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ وہ اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کی ہدایت کرتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں اور یہ لوگ نیکوں میں سے ہیں اور جو نیکی بھی وہ کریں اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ نزول قرآن کے وقت میں جہاں اہل کتاب یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کی اکثریت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین حنیف کی مخالفت میں زور لگایا وہاں ان میں ایک خاصی تعداد ایسے علماء اور عارفین کی بھی تھی جو اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (الآیۃ) کے مصداق تھے اور یہی وہ لوگ تھے کہ ان پر جب قرآن مجید کی آیات پڑھی گئیں تو ان کی حالت ہی اور ہو گئی انکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے وہ خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے سجدوں میں گر گئے اور ایمان لانے کے بعد تعلق باللہ میں ایک بلند مقام پر فائز کئے گئے۔ یہ خوش نصیب اہل کتاب کون لوگ تھے؟ تاریخ اسلام کی روشنی میں اس پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

اُٹھو، بابِ رحمت کو ہم کھٹکھٹائیں!

نئی اُٹھ رہی ہیں چمن پر گھٹائیں
گھٹائیں جو لائیں ہزاروں بلائیں
بلائیں کہ جن کے تسلط میں آ کر
صبا راہ بھولے، کنول ٹوٹ جائیں

محافظ ہے وہ ذات خود اس چمن کی
عطا جس نے کیں زندگی کی ہوائیں
نکھارا، سنوارا، گل و یاسمن کو
عنادل کو دیں، دلکشی کی ادائیں

تقاضائے جوشِ وفا اب یہی ہے
درِ بابِ رحمت کو یوں کھٹکھٹائیں
جبینوں سے ٹپکے عرقِ بندگی کا
نگاہوں سے اُٹھیں دلوں کی دعائیں

جواں عزم ہے مقتضی۔ ناؤ لے کر
شدائد کے منجدھار سے پار جائیں
اُٹھے موجِ طوفاں تو لنگر اُٹھا دیں
ہو رُخ آندھیوں کا تو دیپک جلائیں

میں کس طرح اُن ولولوں کو سنبھالوں
نہ خاک بھی جو اُڑیں، نہ تھرائیں
یہ شوریدہ ارماں، یہ خوابیدہ شعلے
جو جینے نہ دیں اور مرنے نہ پائیں

ازل سے یہ قانون ہے زندگی کا
جو بوئیں وہ کاٹیں جو ڈھونڈیں وہ پائیں
محبت کی کرنوں کی مشعل جلا کر
کرم یاد رکھیں، ستم بھول جائیں

صدا دے رہا ہوں میں بھٹکے ہوؤں کو
کہ آئیں حصارِ سکینت میں آئیں
بنیں گر وہ خاکِ رہِ پاکِ احمدؐ
ستارے نئے عرش پر جگمگائیں

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

آپ کو یہ عزم کر لینا چاہئیے کہ ہم نے بقایوں کو ادا کرنا اور سال رواں کا بجٹ پورا کرنا ہے

مومن کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھتا ہے اور وہ ہر سال پہلے سال سے زیادہ انعامات الٰہیہ کا وارث بنتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ اخاء ۱۳۵۰ ہش (۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے اس آیت کی تلاوت کی

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (الانفال آیت ۲۹)

اور پھر فرمایا:-

میں احباب جماعت کو ایک ضروری امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا تھا۔ اس لئے یہاں آگیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جس حد تک مجھے توفیق دی اپنی ذمہ داری کو نباہونگا سورہ انفال کی اس آیت میں

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بتاتا ہے

کہ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمتیں عطا کی ہیں جن میں سے مال و دولت کی نعمت بھی ہے اور بچے بچیوں کی نعمت بھی ہے یہ اس لئے عطا کی ہے کہ اس سے وہ ہمارا امتحان لینا چاہتا ہے۔

اس دنیا کے امتحانات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے (یعنی جو انسان کی عقل اور فطرت نے سمجھا اور سمجھایا ہے وہ یہ ہے) کہ انسانی زندگی میں امتحان ایک نہیں ہوتا بلکہ دو چہ بدرجہ مختلف امتحانات میں سے انسان کو گذرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک بچہ ہے وہ پہلے کچی پہلی کا اور پھر پکی پہلی کا امتحان دیکر دوسری تیسری چوتھی اور اسی طرح دسویں جماعت تک پہنچتا ہے۔ پھر دسویں جماعت کے امتحان کے بعد ایف اے یا ایف ایس سی کا امتحان دیتا ہے۔ پھر علوم کے راستے مختلف ہو جاتے ہیں مثلاً کچھ طلبا بی اے تک پھر ایم اے تک اور پھر ایم اے کے بعد پی ایچ ڈی تک جاتے ہیں۔ کچھ انجینئرنگ میں جاتے ہیں اور مختلف امتحانات میں سے گذرتے ہیں۔ کچھ طب کی طرف جاتے ہیں اور ڈاکٹر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں مختلف قسم کے امتحانوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ کچھ کو بعد میں نوکریاں مل جاتی ہیں پھر وہ ڈیپارٹمنٹل امتحانات میں سے گذرتے ہیں۔

جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر امتحان کے بعد ایک نوانعام مقرر کیا جاتا ہے یعنی کامیابی ملتی ہے اور دوسرے ایک نئے اور بڑے امتحان کا دروازہ کھلتا ہے۔ پہلی کے بعد دوسری کا امتحان ایک نیا امتحان ہے اور یہ پہلی کے امتحان سے بڑا ہے۔ اسی طرح دسویں کے بعد ایف اے اور بی اے اور اس کے بعد ایم اے اور پھر پی ایچ ڈی کے جو امتحانات ہیں پہلے امتحان میں کامیابی کی شکل میں انعام بھی ملا اور ایک نئے امتحان کا دروازہ بھی کھلا اور نئے امتحان کا دروازہ ناکامی کی صورت میں نہیں کھلتا۔ کوئی شخص دسویں جماعت میں فیل ہو کر انٹرمیڈیٹ یا ایف اے ایف ایس سی میں شامل نہیں ہو سکتا۔ یہ دروازہ اس کے اوپر بند ہو گیا۔ اسی طرح جو بی اے میں فیل ہوتا ہے اس پر ایم اے کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جو بی ایس سی میں فیل ہوتا ہے۔ اس پر اگلا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

یہی حال کچھ اس سے ملتا جلتا روحانی دنیا کا ہے۔ اسی لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مومن کا ہر قدم

پہلے سے آگے بڑھتا ہے مومن کی زندگی کا ہر سال اگر وہ کامیاب ہوتا ہے اور اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتا رہے تو پہلے سال سے زیادہ بہتر ہوتا ہے اور زیادہ قربانیوں اور زیادہ امتحانات میں سے گذرنے اور ان انعامات سے زیادہ انعامات کا وارث بننے کا سال ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں جو دولت دی ہے یا میں نے تمہیں جو اولاد دی ہے یہ تمہارے آخری امتحان کا نتیجہ نہیں ہے کہ انعام مل گیا اور اب تم نے تسلی پکڑ لی۔ آخری امتحان کا نتیجہ تو خاتمہ بالخیر ہونے کے بعد انسان کو ملتا ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے بڑی وضاحت کے ساتھ مشاہدہ کرتا اور جو محبت اور عشق کا سرور ہے وہ صحیح اور حقیقی معنے میں اسی وقت اس کو ملتا ہے۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو سہارا دینے کے لئے اور اس کی مدد کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک قربانی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے پیار کا بھی اظہار کرتا ہے اور اپنے

حسن و احسان کے جلوے

بھی اسے دکھاتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک انسانی فطرت اور اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدوجہد کے نتیجہ میں اسے جو کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کے مطابق ہوتا ہے لیکن وہ وہاں کھڑا نہیں رہتا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ اگرچہ میں نے تمہیں روحانی ترقیات کی طاقتیں تو دی تھیں لیکن تم نے ایک امتحان پاس کر لیا اب تمہیں مزید کچھ نہیں ملے گا۔ مزید امتحان کا دروازہ کھولا جانا بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس کے بغیر تو زندگی کا کوئی لطف نہیں اس دنیوی زندگی کے متعلق بھی ہمارے سامنے یہی تصویر رکھی گئی ہے اور اُخروی زندگی کے متعلق بھی یہی تصویر رکھی گئی ہے۔

بعض ناسمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جب انسان جنت میں جائے گا تو گویا اس کو سب کچھ مل گیا۔ ابھی سب کچھ نہیں ملا۔ کیونکہ سب کچھ ملنے کا مطلب تو یہ ہے کہ اس کے اوپر مزید ترقیات کے دروازے بند ہو گئے۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے کہ

اُخروی زندگی میں ارتقاء کا غیر متناہی دور

ہوگا البتہ وہاں دنیوی رنگ کے امتحان نہیں ہوں گے وہ تو دنیا ہی اور رنگ کی ہے جس کے متعلق بتانے والے (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بتایا ہے کہ نہ تمہاری آنکھ اسے دیکھ سکتی ہے نہ تمہارے کان اُسے سن سکتے ہیں اور نہ تمہاری عقل اس کا احاطہ کر سکتی ہے مثالوں میں ہمیں سمجھایا گیا ہے اور وہ یہی ہے کہ وہ دار ابتلاء نہیں ہے۔ ہماری یہ زندگی جو ابتلاء اور امتحانوں کی زندگی ہے اس سے تو وہ مختلف ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہاں ترقیات کے یعنی اللہ تعالیٰ فضلوں کو پہلے سے بھی زیادہ حاصل کرنے کا امکان نہیں ہے البتہ کسی طریق پر انسان زیادہ سے زیادہ انعامات حاصل کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا رہے گا اس کا ہمیں پتہ نہیں لیکن ہمیں یہ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی یہی طریق رکھا ہے کہ آج (گذری ہوئی) کل سے بہتر اور آنے والی کل آج سے بہتر ہوگی۔ ویسے حالات اور مخلوق کے لحاظ سے زمانہ کی شکل بھی بدل جاتی ہے۔ اس دنیا میں بھی انسان کا زمانے کے متعلق تصور اور اُس کیڑے کا تصور جس کی زندگی چند سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہوتی مختلف ہوتا ہے کیڑے کا تصور کیا ہے؟ اس کا تو ہمیں پتہ نہیں لیکن ہماری عقل کہتی ہے کہ وہ بہرحال مختلف ہوتا ہے۔

شہد کی مکھی

جو ہر وقت اپنے کام میں لگی رہتی ہے اس کی ساری زندگی ۴۵ اور ۶۰ دنوں کے درمیان ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ اس کی عمر نہیں ہوتی۔ غرض ہر شہد کی مکھی اپنی پیدائش سے ۴۵ اور ۶۰ دن کے درمیان کام کرتے ہوئے مر جاتی ہے اور یہ ہمیں بہت سارے سبق دیتی ہے جو اس وقت میرے مضمون کا حصہ نہیں۔ اسی طرح شہد کی مکھیوں کی ماں جو ان کی ملکہ کہلاتی ہے اس کی عمر ۴ اور ۵ سال کے درمیان ہوتی ہے اب یہ وقت کا تصور دونوں کے لئے بڑا مختلف ہوگا۔

اگر ہم شہد کی مکھیوں پر غور کریں اور اپنی عقل سے کام لیں تو پتہ لگتا ہے کہ ایک تو بڑی جلدی پڑی ہوتی ہے کہ وہ ۴۵ دن میں زیادہ سے زیادہ کما لے مثلاً ایک شہد کی مکھی جب ایک خاص عمر میں شہد اکٹھا کرنے کے لئے جاتی ہے تو وہ صبح سے شام تک اپنے کام میں لگی رہتی ہے اس پر ایک جنونی کیفیت طاری ہوتی ہے ایک دن میں شاید ہزار میل کا سفر کرتی ہے۔ جاتی ہے آتی ہے پھولوں کا رس چھتے میں رکھتی ہے۔ پھر جاتی ہے اور اس طرح وہ چکر لگا رہی ہوتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ میری چھوٹی سی زندگی ہے اس میں زیادہ کماؤں۔ یہ کیفیت انسان میں بھی پیدا ہونی چاہیئے بہتوں میں ہوتی ہے اور بہتوں میں نہیں ہوتی۔

دوسری طرف شہد کی مکھیوں کی جو ملکہ ہے اسے یہ دھڑکا لگا ہوا ہوتا ہے کہ کہیں ۴۵ دن کے بعد میرا چھتہ مکھیوں سے خالی نہ ہو جائے اس واسطے وہ ایک ایک دن میں دو دو ہزار انڈے دے دیتی ہے۔ اور یہ اس کے اپنے وزن سے اڑھائی گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی زندگی کے لحاظ سے ایک لگن لگائی ہوتی ہے۔

بہرحال ہماری عقل کہتی ہے کہ مکھیوں میں وقت کا ایک احساس پایا جاتا ہے گو مکھی کا جو احساس ہے وہ تو ہمیں معلوم نہیں ہو سکتا لیکن جب ہم اس کی زندگی پر غور کرتے اور اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہماری عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ اسے وقت کا احساس اور قسم کا ہے اور ہمیں وقت کا احساس اور قسم کا ہے اُخروی زندگی میں وقت کا احساس اور قسم کا ہوگا۔ ہمیں نہیں پتہ کہ وہ احساس کیا ہے؟ لیکن جو بھی احساس ہوگا اس میں ایک وقت کے بعد جو دوسرا وقت آئے گا وہ پہلے سے بہتر ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کے

قرب کے درجات

غیر محدود ہیں اس لئے انسان کی ترقیات کے درجات بھی غیر محدود ہیں غرض اللہ تعالیٰ اور انسان میں اتنا بُعد ہے کہ وہ بُعد تو پاٹا نہیں جا سکتا لیکن انسان اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

یہ یہاں کی اس مادی دنیا کا ذکر کر رہا ہوں ہر سال خدا تعالیٰ کے بندے ایک نئے امتحان میں سے گذرتے ہیں اور ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کالج کے ایم اے کی کلاس کی طرح قریباً سارے ہی پاس ہو جاتے ہیں یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے اس امتحان کی کامیابی پر اگرچہ ایک انعام بھی ملتا ہے لیکن یہ کامیابی ایک نئے امتحان اور ایک بڑے انعام کا دروازہ بھی کھولتی ہے جس نئے امتحان کا دروازہ کھولا جاتا ہے وہ پہلے سے بڑھ کر سخت اور مشکل ہوتا ہے وہ زیادہ محنت طلب ہوتا ہے یا مذہبی اصطلاح میں کہیں گے کہ اس کے لئے انسان کو زیادہ مجاہدہ اور زیادہ جہاد کرنا پڑتا ہے اسی واسطے آپ اپنی (مراد جماعت احمدیہ کی یعنی میری اور آپ کی جو زندگی ہے (بحیثیت جماعت) اس زندگی پر غور کریں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ فضل نظر آتا ہے کہ جماعت احمدیہ ہر سال پہلے سال سے ہر لحاظ سے زیادہ ترقی کرتی ہے لیکن میں اس وقت ہر لحاظ کی بات نہیں کروں گا۔ صرف مالی قربانی کی بات کروں گا۔

میں نے پہلے بھی ایک موقع پر بتایا تھا کہ ۱۹۴۴ء تک بیرون پاکستان کی جماعتوں کے چندے یعنی مالی قربانی قریباً صفر تھی استثنائی طور شاید آپ کو کہیں نظر آ جائے تو آ جائے ورنہ صفر تھی چنانچہ بیرون پاکستان کی احمدی جماعتوں نے پہلی بار ۴۵ء میں مالی قربانی دینی شروع کی یعنی پہلی بار ان کی مالی قربانی ۱۹۴۵ء میں ہمارے سامنے آئی اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کا پھیلاؤ زیادہ ہے بہر حال جو چیز ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت پاکستان کی جماعتوں سے ان کی مالی قربانی اگر زیادہ نہیں تو برابر ضرور ہو گی وہ ہم سے بہت پیچھے (یعنی ۴۵ میں) آئے اور اب وہ ہم سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے پہلو بہ پہلو تو وہ اس وقت تک پہنچ چکے ہیں ... ... اس وقت

بجٹ کے لحاظ سے

جتنی آمدنی ہونی چاہیئے اس سے قریباً پانچ ساڑھے پانچ لاکھ روپے کم آمد ہوئی ہے اور دو لاکھ سے زیادہ موصیوں کا حصہ آمد کم ہے اب جس دل نے انتہائی پیار کے ساتھ اپنی آمد کا دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے اس پر ہم بدظنی تو نہیں کر سکتے البتہ کئی مجبوریاں ہوتی ہیں بعض دفعہ ایک چھوٹی سی مجبوری بھی ہاتھ پاؤں باندھ دیتی ہے بعض دفعہ ایک بالکل معمولی رسی سے گھوڑے کا پاؤں باندھ دیا جائے جسے وہ ایک ذرا سی حرکت سے توڑ سکتا ہے لیکن گھوڑا اپنے آپ کو بندھا ہوا محسوس کرتا ہے بعض دفعہ انسانوں کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ لیکن یہ کیفیت بہر حال دور ہونی چاہیئے اور انشاء اللہ دور ہو گی ...

میں نے پہلے بھی ایک دفعہ کہا تھا کہ جس وقت خدا تعالیٰ کے حضور کوئی عملی قربانی پیش کی جاتی ہے۔ اس وقت سے اس پر ثواب شروع ہوتا ہے۔ آپ دو مہینے ثواب سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل اور رحم فرمائے بہر حال غلطی ہوئی ہے اب ہمیں زیادہ دیر تک محروم نہیں رہنا چاہیئے بلکہ

یہ عزم کر لینا چاہیئے

کہ ہم نے ان بقایا جات کو پورا کرنا ہے۔

آپ نے سالِ رواں کے لئے کام کے جو منصوبے مشاورت کے موقع پر باہمی مشورے سے منظور کئے تھے۔ اور ان کاموں کے کرنے کے لئے جس رقم کی آپ نے ضرورت محسوس کی تھی اور جس کے مطابق آپ نے بجٹ بنایا تھا وہ بجٹ پورا ہونا چاہیئے ورنہ وہ کام نہیں ہو سکیں گے۔ پھر اگلی مشاورت کے موقع پر عہد بیعت آکر یہ نہیں کہیں گے کہ ان سے سستی ہو گئی۔ انہوں نے احباب جماعت کو یاد دہانی نہیں کرائی بلکہ وہ یہ کہیں گے کہ یہ کام کیوں نہیں ہوا؟ وہ یہ نہیں سوچیں گے کہ اس کام کے لئے اتنے روپے کی ضرورت تھی۔ جب تک وہ روپیہ مہیا نہ ہو وہ کام کیسے ہو سکتا ہے۔

بہر حال میں اپنی طبیعت کے لحاظ سے یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے اس تفصیل میں بھی جانے کی ضرورت نہیں۔ (طبیعت سے مراد بیماری نہیں بلکہ فطرت ہے بیماری میں تو مجھے جتنی توفیق ملے گی بولوں گا) اس واسطے کہ مجھے پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت بھی دی اور آپ سے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ میں تجھے مخلصین کی ایک جماعت دوں گا جو ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی اس مہم کو کامیابی سے چلائے گی۔ یہ تو انشاء اللہ ہو کر رہے گا لیکن کبھی دوسرے لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کبھی ہمارے دلوں میں ایک وہم سا پیدا ہو جاتا ہے کیوں آپ وہم پیدا کر کے مجھے پریشان کرتے ہیں؟ تھوڑی سی رقم ہے سستی دور کریں اور رقم ادا کر دیں، تاکہ ہم اپنے کام کریں اور آگے بڑھیں۔ انشاء اللہ۔

خدا تعالیٰ آپ کو اتنا مال دے رہا ہے کہ آپ اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اور پھر وہ آپ کو مالی قربانی کی توفیق بھی دے رہا ہے اور آپ سے اس کا یہ وعدہ ہے کہ وہ آپ کو اجر عظیم دے گا۔ اور وہ اپنا وعدہ پورا بھی کر رہا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اولاد اور اموال تو امتحان ہیں۔ دنیا کے امتحان کے نتیجہ میں تو ذرا ذرا سا انعام ملتا ہے مثلاً ایک آدمی ایم اے پاس کر لیتا ہے لیکن یہ چھوٹا سا انعام ہے کیونکہ بہت سارے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو انعام صرف اتنا ملتا ہے کہ ایم اے کی ڈگری مل جاتی ہے لیکن حکومت ان کے لئے نوکری کا سامان نہیں کرتی وہ چھوٹا سا انعام یعنی ڈگری لے کر پھر بھی پریشان پھر رہے ہوتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں سے تو یہ سلوک نہیں ہوتا۔ وہ تو صرف پاس ہی نہیں کرتا۔ وہ صرف رحیم ہی نہیں ہے صرف استحقاق ہی پیدا نہیں کرتا بلکہ وہ

مالک یوم الدین

بھی ہے ہر چیز اس کے ہاتھ میں ہے جب استحقاق پیدا کرتا ہے تو ساتھ یہ بھی کہتا ہے یہ لو۔ اور دنیا حیران ہے اور ہم اپنے پیارے رب کے پیارے جلووں کو دیکھ کر خوشی سے اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ میں تمہیں دنیا کی طرح اجر نہیں دوں گا۔ بلکہ میرا اجر تو اجر عظیم ہے (عظیم عربی لغت کے لحاظ سے اس عظمت کو کہتے ہیں جس سے بڑھ کر کوئی عظمت نہ ہو۔) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو اجر میں نے دینا ہے اس سے بڑھ کر اجر تمہیں کہیں اور نہیں مل سکتا پس یہ عظیم اجر ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور یہ عظیم اجر ہے جسے ہم عملاً اللہ تعالیٰ سے وصول کر رہے ہیں اور جس پر ہم خوش ہیں۔

پس اس اجر عظیم کے حصول میں اپنی سستیوں کے نتیجہ میں وقتی طور پر کمی کیوں پیدا ہونے دیں؟ جس طرح ایک اونگھنے والے آدمی کو جھٹکا لگتا ہے اور وہ ایک جھٹکے کے ساتھ بیدار ہو جاتا ہے میں بھی ویسا ہی ایک ہلکا سا جھٹکا آج لگانا چاہتا ہوں تاکہ آپ بیدار ہو جائیں اور کمی کو پورا کر دیں، اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ہر روز زیادہ سے زیادہ بڑی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے اور مجھے بھی اس کی توفیق دے۔ اس کے فضل کے بغیر یہ توفیق بھی نہیں ملتی" (الفضل ۵ نومبر ۱۹۷۱ء)

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اہم ارشاد

خدمت خلق کا اصل کام یہ ہے کہ خدام کو کوئی نہ کوئی ہنر سکھایا جائے۔ نجار نجاری سکھائیں۔ معمار معماری سکھائیں۔ تاجر تجارت کے اصول سکھائیں اسی طرح دوسرے پیشہ ور سال کے دوران میں دو تین یا چار خدام کو اپنے پیشے سکھائیں۔ اگر یہ طریق جاری رہے تو بہت سے نئے کارکن تیار ہو سکتے ہیں" حضرت کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہر جماعت والے خدام سے اپیل ہے کہ وہ کم از کم ایک خادم کو اپنا ہنر مفت سکھائیں۔ خادمین ایسے خدام کے اسماء سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ (مہتمم صنعت و تجارت، خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

۳

مکرم منیر محمد اشرف خان صاحب	سرگودھا	۴۰۰	روپے
جماعت احمدیہ مندرانی	ضلع ڈیرہ غازی خان	۱۲۶۰۰	"
مکرم محمد مسعود خان صاحب	"	۵۶۰۰	"
" مستری ظہور احمد صاحب داماد رحمت عزیز	ربوہ	۲۶۰۰	"
جماعت احمدیہ ڈسکہ		۳۶۰۰	"
" ڈاکٹر عبدالوحید صاحب	بھکر	۵۶۰۰	"
" چوہدری منور احمد صاحب کاہلوں	ملتان	۱۰۶۰۰	"
" محمد صادق صاحب	لطیف گرفارم	۲۲۶۰۰	"
جماعت احمدیہ ترگڑی - ضلع گوجرانوالہ		۵۶۰۰	"
" ملک محمود احمد صاحب	حیدرآباد سندھ	۱۵۶۵۰	"
" ضیاء الحق صاحب	کوئٹہ	۲۵۶۰۰	"
" محمد ابراہیم صاحب	ربوہ	۵۶۰۰	"
" ڈاکٹر زبیر صاحب	پاڑا چنار	۷۰۶۰۰	"
" عبدالحق صاحب	ساہیوال	۳۰۶۰۰	"
" جماعت احمدیہ	اسلام آباد	۵۵۶۰۰	"
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب		۱۶۲۵	"
" محمد سلیمان صاحب چک ۳۰۹ ڈبلیو۔بی۔ ملتان		۴۶۰۰	"
" رفیق احمد صاحب بدین - ضلع حیدرآباد		۴۰۶۰۰	"
" چوہدری نذیر احمد صاحب		۱۷۶۹۶	"
" مفتی حامد حسن صاحب پشاور یونیورسٹی		۱۰۶۰۰	"
" شفاعت احمد امینی صاحب	گوجرانوالہ	۱۵۰۶۰۰	"
" کرنل سید ضیاء الحسن صاحب	راولپنڈی	۱۰۰۶۰۰	"
مکرمہ شمس النساء صاحبہ	کراچی	۱۰۶۰۰	"
" میجر منظور الحسن صاحب	گجرات	۱۰۱۶۰۰	"
" حنیف الرحمٰن صاحب		۱۰۶۰۰	"
" چوہدری محمد عبدالرشید صاحب	لندن	۱۵۰۶۰۰	"
" مرزا منور بیگ صاحب بولاس	کوئٹہ	۲۵۶۰۰	"
" چوہدری بشیر الدین احمد صاحب	راولپنڈی	۲۰۶۰۰	"
" ملک عبدالحفیظ صاحب از طرف ملک عبدالحمید صاحب مرحوم		۵۶۰۰	"
" " متعلم جامعہ احمدیہ		۲۶۰۰	"
" بشارت احمد محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ		۵۶۰۰	"
" شیخ عبدالقدیر صاحب	ربوہ	۱۰۶۰۰	"
" چوہدری ڈاکٹر فضل کریم صاحب	لائل پور	۱۲۶۰۰	"
" ڈاکٹر محمد الدین صاحب	دہاڑی	۹۰۶۰۰	"
مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب	"	۱۰۶۰۰	"
" قریشی محمد اکمل صاحب ربوہ از طرف قیصر محمود		۵۰۶۰۰	"
مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری اعجاز احمد صاحب منڈی بہاؤالدین		۱۰۶۰۰	"
" " آر۔ یو۔ باجوہ صاحب "		۱۵۶۰۰	"
" " چوہدری محمود احمد صاحب "		۱۰۶۰۰	"
" " فیض احمد ظفر صاحب "		۵۶۰۰	"
" محمود صاحبہ		۱۶۰۰	"
" بیگم صاحبہ مدام کیپٹن لطیف احمد صاحب باجوہ		۵۰۶۰۰	"
جماعت احمدیہ حلقہ شوگر ملز منڈی بہاؤالدین		۷۰۶۰۰	"
مکرمہ رشیدہ صاحبہ بیگم خلیفہ طاہر احمد صاحب کوئٹہ		۳۰۶۰۰	"

(باقی)

فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کانو (نائیجیریا) میں تقسیم انعامات کی تقریب

فنانس کمشنر کانو سٹیٹ کا احمدیہ مسلم مشن کو خراج تحسین

(مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مبلغ انچارج نائیجیریا)

فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کانو میں دسمبر کے وسط میں تقسیم انعامات کی جو تقریب منعقد ہوئی اس میں کانو سٹیٹ کے فنانس کمشنر صاحب جناب الحاج ٹانکو یاکا سائی اور دیگر معززین شہر نے بھی شرکت فرمائی۔ اس تقریب کی جو رپورٹ کانو سٹیٹ کے ماہ جنوری کے سرکاری بلیٹن میں بعنوان "فنانس کمشنر کا احمدیہ مسلم مشن کو خراج تحسین" شائع ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے:-

"کانو ۸ جنوری، کانو سٹیٹ کے فنانس کمشنر جناب الحاجی ٹانکو یاکا سائی نے احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کی ملک میں تعلیمی معیار کو فروغ دینے میں انتھک مساعی پر دلی طور پر خراج تحسین فرمایا

جناب کمشنر صاحب نے یہ تاثرات حال ہی میں اس وقت پیش فرمائے جبکہ آپ سالانہ تقریری مقابلہ جات اور تقسیم انعامات کے موقعہ پر اساتذہ اور طلباء سے خطاب فرما رہے تھے۔

آپ نے اپنے خطاب میں اس تعلیمی خلا کا بھی ذکر فرمایا جو ملک کے جنوب اور شمال حصوں میں ہے۔ اور طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ محنت اور کوشش سے اس خلا کو پر کریں۔

سیکنڈری سکولوں اور کالجوں میں طلباء کے داخلہ کے متعلق کوٹا سسٹم کی پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے جناب کمشنر صاحب نے اس بات کا بھی اظہار فرمایا کہ اس نظام میں کیا خوبیاں اور کیا خامیاں ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اس کے متعلق فریقین کی طرف سے جو دلائل پیش کئے جا رہے ہیں اس سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ قوم کو سخت تعلیمی مسائل درپیش ہیں اور اس سے قوم بخوبی واقف ہے اب جس امر کی ضرورت ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ ہمیں ان کے حل دریافت کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے

اس تقریب کے موقعہ پر سکول کے پرنسپل جناب آر۔ اے ثاقب صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اس سال کے دوران سکول میں کل چھ اساتذہ تھے، جن میں سے تین گریجویٹ تھے۔ اور طلباء کی تعداد ۱۱۶ اور ۹۶ کے درمیان رہی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اس وقت سکول میں آٹھ مضامین پڑھائے جاتے ہیں جن میں حساب کیمسٹری اور بیالوجی بھی شامل ہیں۔

اس کے بعد آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ جب گزشتہ سال ماہ فروری میں سٹیٹ کے محکمہ تعلیم کا ایک وفد سکول کے معائنہ کے لئے آیا تو اس نے سکول کے اساتذہ اور طلباء کی ترقی اور کوشش پر اطمینان کا اظہار فرمایا تھا۔

اپنی تقریر کے دوران پرنسپل صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ سکول کی انتظامیہ نے سکول کی نصابی تعلیم کے علاوہ سکاؤٹنگ اور کھیلوں کی حوصلہ افزائی کی تاکہ اس کے ذریعہ چست اور صحت مند طلباء پیدا کئے جا سکیں۔

طلباء کے علم کو وسعت دینے کے لئے اور ان کو متعلقہ متنوع پیشوں سے متعارف کرنے کے لئے ملک کی مشہور و معروف ہستیوں کو طلباء کو خطاب کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً بلایا جاتا رہا۔ جن میں سے قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں:-

پرنسپل اڈوانس ٹیچرز کالج کانو مسٹر ایل اے الف انویاں۔
مسٹر جے وائی لیت آف سنٹرل بینک۔
معلم الفاوال۔ پرمانٹ سیکرٹری، برائے منسٹری آف ایجوکیشن اینڈ کلچرل افیئرز کانو۔

ایک قدم اور آگے
شہزین
مرض اٹھرا کیلئے مفید اور موثر ترین
کامیاب دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
ربوہ ۔ ڈاکٹر محمد خان ۔ گوجرانوالہ

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس پندرہ روپے — نورز
اولاد نرینہ کے لئے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸ — کورس پچیس روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

جدید فیشن کے مطابق سونے کے
سادہ و سجاوٹ
اور چاندی کے خوشنما آئیٹم دربن کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون نمبر ۵۲۳۷۶

ہوا کی
بواسیر خونی اور بادی عہد حاضر کا واحد مکمل اور سائنٹیفک علاج
نمونہ کی خراک مفت
پائلز کیور مکمل کورس دس روپے۔ ڈاک خرچ ۱۰ روپے
پیش کردہ: کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرشوکت و پرجلال اشتہارات کا مجموعہ
یعنی
مجموعہ اشتہارات
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اول و دوم طبع ہو کر مارکیٹ میں آ چکی ہیں مجلد فی جلد علاوہ محصول ڈاک دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس روپے باقی ایک جلد بھی جلد طبع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ
آرڈر ریزرو کروا لیں۔ ملنے کا پتہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۶۴

شفائے بیچارہ
جاروں کا جان لیوا پیچش منٹوں میں غائب کرنے والی مجرب دوا
اس کا سٹاک ضرور اپنے پاس محفوظ رکھیں
فی پیکٹ ایک درجن ۷۵ پیسے، دو درجن ۱ روپیہ
دو درجن بازار ڈاک خرچ معاف
شفا ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج جوب مفید اٹھرا قیمت چھ صد گولیاں ۲ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۵۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

احباب ہمیشہ اپنی
قابل اعتماد سروس
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹرس سرگودھا
کی آرام دہ وقت کی پابند بسوں پر سفر کریں

سرگودھا اور گوجرانوالہ
کے درمیان
سفر کے لئے
ہمیشہ
کراؤن بس سروس
پر سفر کریں۔

بیاض نور الدین
یہ طبی کتاب حکیم نور الدین صاحب بھیروی مصنف جمع الفوائد اول طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی تصنیف ہے۔ آخر میں آپ کے معمولات بھی درج ہیں اس بلند پایہ کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے صفحات ۲۴۰ کاغذ سفید چکنا مرتبہ مفتی فضل الرحمٰن صاحب قیمت مع محصول ڈاک ۱۳ روپے
علاوہ محصول ڈاک منگوانے کا پتہ۔
شوکت بکڈپو رجسٹرڈ شاہدرہ چوک گجرات

دانت اچھے صحت اچھی
دانتوں اور مسوڑھوں کا معائنہ و مشورہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۰۶ / ۶۰۷

اعلان نکاح

مورخہ ۵ فروری بعد نماز عصر مسجد دار البرکات ربوہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے میرے بیٹے چوہدری محمد ارشاد سلمہ ایگزیکٹو انجینئر شاہ تاج شوگر ملز کے نکاح عزیزہ قمر النساء بنت راجہ زین العابدین صاحب سے مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (چوہدری محمد شریف کارکن وکالت مال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ماموں جان مکرم صوبیدار میجر ملک محمد یعقوب صاحب کو جوڑوں میں درد کی وجہ سے بہت تکلیف ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منصور احمد ملک معتمد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا۔
۲۔ میری ہمشیرہ کا وزن سے خارج ہسپتال کراچی میں بغرض علاج داخل ہیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق مریضہ کو کینسر ہو گیا ہے جس کا اپریشن ہونا ضروری ہے احباب سے ہمشیرہ کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(جلال محمود۔ چوہان۔ کراچی نمبر ۱۹۔
۳۔ عزیز محمد احمد پسر چوہدری ارشاد احمد صاحب کراچی میں شدید علیل ہیں نیز حرم حافظ ملک محمد حسین صاحب علوی پنڈ دادن میں بعارضہ فالج علیل ہیں۔ احباب مریض کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الکریم۔ دار البرکات۔ ربوہ)
۴۔ مکرم عبد السلام صاحب مراف گولبازار ربوہ کی صاحبزادی مکرمہ امۃ المجید صاحبہ نے بی اے کے امتحان میں بفضل خدا کامیابی حاصل کر لی ہے اس خوشی میں انہوں نے دس روپے مساجد بیرون کے لئے ارسال فرمائے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(وکیل المال اول تحریک جدید)
۵۔ میری والدہ کا اپریشن سول ہسپتال لائل پور میں ہونا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے (محمد نواز چیٹھہ چک نمبر ۱۲ ارب تحصیل و ضلع لائلپور)

جرمولین رجسٹرڈ نئی اور پرانی خارش و اچھل کھجلی چھاتیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ ہر دواخانہ حمیدیہ دواخانہ لائل پور عبد اللہ پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ادائیگیوں کا آخری مرحلہ آن پہنچا

غلبۂ اسلام کے منصوبہ کو تیز رفتاری سے چلانے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا تھا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر والہانہ لبیک کہی۔ وعدے لکھوائے اور ادائیگی شروع کر دی۔ ایک معقول تعداد سو فی صد ادائیگی بھی کر چکی ہے باقی مخلصین سے درخواست ہے کہ وہ اس کی فکر کریں۔ آخری مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ اس سال ہر وعدہ کنندہ نے سو فیصد ادائیگی کرنا ہے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ہم نے مالی میدان میں آگے بڑھنا ہے

انصار نے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق مالی میدان میں اپنے بچوں یعنی خدام الاحمدیہ سے آگے نکلنا ہے۔ اس ٹارگٹ کے جلد از جلد حصول کا تقاضا ہے کہ حضور اقدس کا ارشاد ہر لمحہ ہر رکن کے ذہن میں مستحضر رہے اور اس سلسلہ میں دعاؤں کے علاوہ ہر ممکن قدم اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ (نائب مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد الغنی صاحب آف کویت کی وفات

جماعت احمدیہ کویت کے ایک مخلص دوست برادرم چوہدری عبد الغنی صاحب اپنی اہلیہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ۲۴ دسمبر ۱۹۷۲ء کو پاکستان آئے اور رخصت گزار کر ۶ فروری ۱۹۷۳ء کو واپس کویت چلے گئے۔ وہاں پہنچتے ہی ان کی اہلیہ صاحبہ (جو کچھ عرصہ سے بیمار تھیں) کی بیماری شدت اختیار کر گئی ان کو کویت آئل کمپنی کے ساؤتھ ویل ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ مگر بفضلہ تعالیٰ ۱۲ فروری ۱۹۷۳ء کو ہسپتال میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۲۰ فروری ۱۹۷۳ء کو مکرم چوہدری صاحب جنازہ لے کر پاکستان آئے۔ یہ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ ان کے دیگر عزیز و اقارب کی جو اسی گاؤں میں رہتے ہیں ان کے گاؤں میں ہی تدفین عمل میں آئی۔ چونکہ چوہدری صاحب کے سسرال والے مع حافظ حیات خلیفہ گجرات میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کی صرف دو لڑکیاں ہیں۔ بڑی لڑکی شادی شدہ ہے چھوٹی لڑکی نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں پڑھتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(چوہدری صلح الدین احمد وکیل المال ثانی تحریک جدید)

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو علم ہے میرے والد محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی مرحوم ہر سال کئی سال کے دوران شائع شدہ احمدیہ کتب پر ایک تبصرہ "الفضل" میں شائع کروایا کرتے تھے جس سے احباب کو ان کتب کی افادیت کا علم ہو جاتا تھا۔ اور علمی میدان میں جماعت کی ترقی بھی عیاں ہو جاتی تھی۔

خاکسار نے ارادہ کیا ہے کہ اس مفید سلسلہ کو جو احباب پسند کرتے تھے جاری رکھا جائے۔ اس لئے جماعت کے جملہ ادارہ جات اور احباب سے گزارش ہے کہ گزشتہ سال انہوں نے جو کتب شائع کی ہوں یا اس سال شائع کر رہے ہوں ان کی ایک ایک کاپی خاکسار کو ارسال فرما دیں تاکہ یہ تبصرہ بلحاظ سے مکمل ہو سکے۔

مبارک محمود۔ پانی پتی

رام گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۱۸ - لاہور

مقابلہ حسن قرات

الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ کے زیر اہتمام ۲۰ امان (۲۰ مارچ) کو آل ربوہ مقابلہ حسن قرات ½۱ بجے شام جامعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہو رہا ہے اس مقابلہ کی شرائط درج ذیل ہوں گی

۱۔ ربوہ کے سب دوست مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

۲۔ مقابلہ کا ایک ہی معیار ہوگا۔

۳۔ سورۃ الصف کی پہلی چھ آیات اس مقابلہ کے لئے منتخب کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور حصہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۴۔ تلاوت زبانی ہوگی۔ قرآن کریم دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۵۔ اول دوم کے علاوہ ایک انعام حوصلہ افزائی کا بھی دیا جائے گا۔

۶۔ مقابلہ میں شامل ہونے والوں کے لئے نام لکھوانے کی آخری تاریخ ۱۹ امان ہے یہ نام خاکسار کو مقررہ تاریخ تک کسی بھی وقت لکھوائے جا سکتے ہیں۔

(نسیم مہدی الامین للجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

اطلاع

احباب مطلع ہوں کہ مکرم میاں شریف احمد صاحب اسلام آباد میں اپنی زیر نگرانی تعمیر کا کام مختلف سکیموں میں کروا رہے ہیں۔ ان کے پاس تجربہ کار کاریگر بھی موجود ہیں عمارتی نقشے اور تعمیر کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ خواہش مند احباب بذریعہ خط و کتابت یا خود مل کر بات چیت کر لیں۔

داؤد احمد

پراپرٹی ایکسچینج سنٹر آب پارہ مارکیٹ اسلام آباد ٹیلیفون ۲۲۲۴۱

اچھارہ کی شدت سے قریب المرگ جانور کو بھی اگر اکسیر اچھارہ کا پیکٹ پہنچ گیا تو اس کا اچھارہ فوراً غائب ہو کر اس کی جان بچ گئی۔

قیمت فی پیکٹ ۱/ درجن یا زیادہ پر ۲ کمیشن۔ ۶ درجن یا زیادہ پر ۳ کمیشن۔ ڈاک خرچ بذمہ کمپنی غیر مفید ہونے پر واپسی قیمت کی ضمانت۔ کیور ویٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور فون ۵۳۴۸۱

ستا کشتہ، برکت اچھارہ فروش چک نمبر ۸ جھال خانوالہ تحصیل لائل پور

مہر خوشی اچھارہ فروش ریلوے روڈ۔ طارق آباد۔ لائل پور

ڈاکٹر راجہ ہومیو لینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

درخواست دعا

خاکسار کے بھتیجے عزیزم چوہدری محمد ابراہیم نے تار بھیجی ہے اطلاع دی ہے کہ اس کا دس گیارہ سالہ لڑکا محمد اعجاز کو چھت سے گر پڑنے کی وجہ سے سر میں شدید چوٹیں آئی ہیں بچہ فی الحال ہسپتال میں داخل ہے اور حالت پیچیدہ اور تشویشناک ہے۔ بچہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے احباب سے درد مندانہ درخواست دعا ہے۔

(محمد اسماعیل دیالگڑھی۔ ربوہ)

مرغیاں اور چوزے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سوسائٹی لمیٹڈ

چوزوں کے ریٹ

یک روزہ پچھیاں پانچصد: تیک ۳۰۰/- سیکڑہ

پانچصد سے ایک ہزار تک ۲۷۵/- "

ایک ہزار سے زائد ۲۰۰/- "

مکس چوزے ۱۵۰/- روپے سیکڑہ

مرغ چوزے یک روزہ ۵۰/- روپے سیکڑہ

رجسٹرڈ نمبر

ایل ۵۲۵۴